سالانہ ... ایک روپیہ ...

جلد ۴ | بمبئی — دوشنبہ ۱۹ ذیقعدہ الحرام ۱۳۱۸ھ مطابق ۱۱ مارچ ۱۹۰۱ء | نمبر ۹

مقدمۂ ایجیٹیشن

مابدولت کی نیرنگیان

آج ہیجانب ایک بڑے عقدہ کا حل کرتے ہین امیر الاخبار جو ہفتہ کے روز سے شائع ہوتا ہے وہ بھی ہیجانب ہی کا کرشمہ ہے۔ اوس کی نیرنگی طبع ایڈیٹر کی جولانی طبع پر لوگ عش عش کرتے تھے۔ اور ادھر اودھر خیال دوڑاتے تھے کہ حضور پھپھادر کی تحریر کا آزاد ایڈیٹر کہان سے نکل آیا۔ ہم نے اپنا نام صرف اسی سبب سے ظاہر نہین کیا تھا کہ چند روز کیلئے کچھ ملنسار خوش ہولین اور کچھ تحسین آپکی تعریفین کرتے پھرین۔ اور بجائے ناجائز اسکی مخالف ہو کر نکتہ چینیان کرین تاکہ ہمکو اخبار کے عیوب سے آگاہی ہوجائے اور ہم اسکی اصلاح کرکے اخبار کو ہر دلعزیز بنائین۔

ہائے قوم وائے قوم

محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس ساختہ سر سید مرحوم واقع علیگڈھ کالج تو اب مردہ ہو چکی ہے کیونکہ تحریری گرگون کی تدبیر کامل خود گروہ گنجشان نے عیسیٰ کو منتشر کر دور کیا بہی نہ ٹوٹا یا پڑا پہلے تو مسلمانون نے ہر دیا اسلام حامی قوم سمجھا۔ مگر جب اونکی کورباطنی اور خباثت اعتقادات کا ظہور ہوا تو با خدا لوگ اونکی پرچھائین سے بھی بھاگنے لگے یہی وجہ ہے کہ وہ بیچارے ہائے قوم وائے قوم کرتے مر گئے ہاں اسمین تو شک نہین کہ ابھی قوم کی حالت نہایت ہی خطرناک ہو گئی ہے۔ قومی کشتی بے ناخدا کی ہے اور وہ بھی طوفان مین پھنسی ہوئی اسوقت کسی ناخدا کا ہونا ضرور ہے۔ خدا کا شکر ہے کہ نوابزادہ نصر اللہ خان بیرسٹر ایٹ لا نے قومی کشتی کو ڈوبنے سے بچا لینے کا بیڑا اٹھایا آپ ہر طرح لایق فایق اور قومی خیر خواہ ہین ہر صورت سے ہمارے قومی کشتی کے ناخدا ہونے کا مادہ ہے کیونکہ آپ محمد علی صاحب مرحوم کے ناخدا کے داماد ہین۔

ایک عورت پر سو ٹو مرد

بمبئی مین عورتون کا گھاٹا دیکھکے ہم تو یہ سمجھے تھے کہ فی مرد دو عورتون کا اوسط ہوگا لیکن سرکاری مردم شماری نے ہماری جانچ پڑتال خاک مین ملا دی۔ ابھی سرکاری رپورٹ تو کل شائع نہین ہوئی مگر کاونسلی (رپورٹ) رپورٹ سے معلوم ہوا کہ ۴ لاکھ ۴۰ ہزار ۸ سو ۱۴ مرد ہین اور ۳ لاکھ ۹۰ ہزار ۲ عورتین ہین اس تعداد کے رو سے اگر دونون کی مساوات کا قاعدہ ملایا جاے تو ایک عورت کے مقابلہ مین تخمیناً پونے دو مرد ثابت ہوتے ہین تعجب ہے کہ مردونکی اتنی زیادتی پر یہانکی عورتین ایسے مردون کو خاطر مین نہین لاتین اور انکو شی مرتی کی ذرک کے سمجھتی ہین جس سے تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ مرد عورتون سے صرف گنتی ہی مین سوا ہین اجماعی قوت مردونکی عورتون سے بہت کم ہے یہی وجہ ہے کہ یہانکی اکثر عورتین

یادگار ہو تو نایاب ہو

حضور وائسرائے بہادر یادگار قائم کرنے کے لیے ہند میں خود مستعد ہوئے ہیں۔ غالباً یہ اس خبر کی خوشی ہے کہ ابھی سے نام اللہ کا جب ملکہ ہی نہ رہیں تو ہماری ہستی کیا رہ جائیگی۔ اصلی رحلت تو خیر جب ہوگی جب ہوگی عارضی رحلت کے ایام قریب ہی آ گئے ہیں۔ اسلئے وائسرائے بہادر نے یہ سوچا کہ میری بھی یادگار بھی یادگار ہو جائیگی اسلئے وہ تعمیر پر تلے بیٹھے ہیں۔ کیونکہ جب کوئی شخص خوبصورت عمارت دیکھیگا تو یہ ضرور پوچھیگا کہ یہ کسنے بنوائی ہے۔ حضور وائسرائے کی مراد پوری ہو جانی کوئی بڑی بات نہیں۔ اسوقت یہ ہندوستان کے ہست و بود کے مالک ہیں۔ صرف کن انکھیوں کے اشارے میں ہندوستانی طبقہ الٹ سکتا ہے۔ لہذا قوی امید ہے کہ بہت جلد یادگاری تعمیر کا کام شروع ہو جائیگا۔ وائسرائے بہادر دکھ ساری کو اسطرف متوجہ کرنے کے لئے بڑے زور شور کی اپیلیں دے رہے ہیں۔ یادگاری عمارت سفید سنگ مرمر کی ہوگی۔ اسمیں تو شک نہیں مری ہوئی یادگار کو سنگ مرمر کو خاص نسبت ہے مگر ہمارے نزدیک سفید کی نہو کہیں سے سیاہ سنگ مرمر تلاش کرکے عمارت بنوائی جائے تو اوسکے ہر وقت ماتم ہی ٹپکتا رہے اور در و دیوار پر خواہ مخواہ ہی حسرت برستی رہے اور عمارت بھی ایسی نایاب ہو جائے کہ دور دور سے لوگ دیکھنے آئیں اور حضور وائسرائے کے نیم روز کا دست پرستش عش کریں۔ علاوہ اسکے عمارت کا رنگ بھی دنیا بھر کی عمارتوں سے نرالا ہو۔ پیارا ہو کر دیکھنے والے کا منہ حیرت کی ماری کھلا کا کھلا رہ جائے یا ایسا ہو کہ دل بجھکے بیٹھ جائے۔

رنگینی تحریر نے رنگ جما دیا

لارڈ کچنر جرار فوج کے ساتھ ایک عرصہ سے جنرل ڈیویٹ کے پیچھے پڑے ہوئے تھے چاروں طرف سے گھیر اگھاری کر رہے تھے۔ وہ یہ سوچتے تھے جنرل ڈیویٹ کے ساتھیوں میں سے ایک نفر بھی اڑنگہ سے نہ نکلنے پائے اور پوری کھیپ ہاتھ لگ جائے لیکن جنرل ڈیویٹ ایک کائیاں شخص تھے وہ کب اڑنگہ میں پھنسنے والا تھا۔ ادھر ادھر سے رستہ کاٹ کے جنرل فرنچ کے گھیرے میں سے نکل گیا اور ایسا نکلا جیسے صابون میں سے تار۔ تار میں سے بجلی بجلی میں سے چمک یعنی وہ مرد کہ سعہ فوج کے لہریں لیتا ہوا موجیں مارتا ہوا دریا پار ہو گیا اور ہماری فوج ظفر موج تعاقب کا گھاٹ ہی سوچتی رہ گئی۔ اس واقعہ کی رپورٹ جو لارڈ کچنر نے ولایت بھیجی ہے اوسمیں خوب جودت طبع دکھائی ہے۔ بڑی رنگآمیزی کے فقرے اور شجاعت ریز جملے ہیں۔ ولایتی اخبارات اس رپورٹ کا خاکہ اوڑا رہے ہیں کہ لارڈ کچنر کی رنگینی تحریر کے تو ہم بھی قایل ہیں مگر اس رنگینی سے اون کے منشا کا رنگ نہیں جم سکتا۔ ہم تو سو باتوں کی ایک بات جانتے ہیں کہ لارڈ کچنر نے سب کچھ کیا۔ اور بہت کچھ ہاتھ پاؤں مارے لیکن جنرل ڈیویٹ کو تو کیا اوسکا ایک سپاہی بھی گرفتار نہ کر سکے۔ اسکا سخت افسوس ہو کیونکہ اگر وہ پکڑ لیا جاتا تو بوئروں کا زور بالکل ٹوٹ جاتا۔ اور پھر وہ کیپ کالونی سے خود نکلکے بھاگ جاتے۔ ولایتی اخبارات اس خبر سے دل شکستہ ہیں۔ جنرل ڈیویٹ جس وقت اڑنگہ سے نکل گیا تو کیا ہر برس کے ۳۶۰ دن ہوتے ہیں ایک نہ ایکدن ضرور اڑنگہ میں آ دبیگا۔ ۳

وہ دیوانہ اوسکا باپ دیوانہ

جنرل ڈیویٹ جنرل فرنچ کے اڑنگہ میں سے نکلکر دریائے آرینج کو عبور کر گیا اوس کے بعد روٹر صاحب فرماتے ہیں کہ جنرل ڈیویٹ دیوانہ ہو گیا اب وہ بالکل مخبوط الحواس ہے۔ اپنی فوج کے آدمیوں کو درختوں سے بندھوا بندھوا کے کوڑے لگواتا ہے اسوجہ سے اوسکے ساتھی نظر بچا بچا کے علیحدہ ہو رہے ہیں۔

روٹر صاحب نے واقعی یہ خبر سچی دی کہ جنرل ڈیویٹ دیوانہ ہو گیا۔ ہمارے نزدیک تو وہ دیوانہ اوسکا باپ دیوانہ۔ یہ دیوانگی نہیں تو اور کیا ہے کہ ایک عرصہ سے جنرل فرنچ معہ جرار لشکر کے اوسکو باگ ڈور دکھاتے پھر رہے تھے کہ اگر تو اوسکو موخہ میں لے لے تو ہمیشہ کا باپ بنا رہے مگر وہ کمبخت نہ مانا۔ اور ہمیشہ بدکا بدکا پھرا۔ آج یہاں تو کل وہاں۔ آخر یہ ہوا کہ دیوانگی کے جوش میں جو چھلانگ ماری تو دریا کے اوس پار جا پڑا۔ اب کہئے وہ دیوانہ نہیں تو اور کیا ہے۔ اگر وہ جنرل فرنچ کی اطاعت قبول کر لیتا تو بڑے آرام سے رہتا۔ مدت سے جنگلوں میں مارا مارا پھرتا ہے۔ اون کے رہنے کو بڑی حویلی ملتی۔ اب وہ ضائع خوار پھرتا ہے اس سے کیا فایدہ مگر یہ تو ہم سمجھتے ہیں۔ **دیوانہ بکار خویش ہوشیار۔** مگر ہوشیاری کہاں تک کریگا ہماری گورنمنٹ اوس کو ایک نہ ایک دن ایسا پوشش میں لے آئیگی کہ وہ عمر بھر یاد کرتے رہینگے۔ اور اون کی ساری دیوانگی ... کے رستے نکل جائیگی۔ اوس وقت بیچارے کی آنکھیں کھلینگی اور چودہ طبق روشن ہو جائینگے۔

۳ جنرل فرنچ ہاتھ دھوکے اوسکے پیچھے پڑے ہیں۔

ای آمدنت باعث ہنگامۂ قتل

ہز ہائینس آغا خان سنیچر کے روز ولایت سے مع الخیر بمبئی آ گئے۔ دہوم دہام سے اون کا استقبال کیا گیا۔ شادیانے بجائے گئے۔ اونکی اُمت یا پیرو کے منہ سے یہی نکلتا تھا۔ اے آمدنت باعث آبادی ما۔ مگر افسوس صد افسوس۔ کہ اونکا بمبئی مین وارد ہونا باعث آبادی نہین بلکہ باعث ہنگامۂ قتل ہو گیا۔ ہز ہائینس آغا خان کی تشریف آوری کے ۲ ہی گھنٹے بعد ایک شور محشر برپا ہو گیا اور دم کے دم مین خوجہ محلہ قیامت کا میدان نظر آنے لگا۔ سوار پیادہ۔ گورا کالا۔ وردی بے وردی غرض ہر طرح کا مانس وہان موجود تہا۔ چند خوجون نے قتل یقتل کی گردان پڑھنی شروع کر دی۔ اون کے ہاتھ مین لنبے لنبے چاقو تہے۔ جدھر رخ کرتے تہے بہیڑ کو چیرتے ہوئے منزل مقصود تک پہنچ جاتے تہے۔ غرض اونہون نے کئی خوجون کا شکار کر ڈالا۔ اس حادثہ کی بنا یہ ہے کہ تہوڑے روز سے خوجہ جماعت مین پہوٹ پڑ گئی ہے جسکا سبب ضبط کو معلوم ہے۔ مذہبی تحقیق کے رو سے آپس مین اختلاف پڑ گیا۔ یا کچھ خانگی جھگڑے اسکا باعث ہوئے۔ بہر حال تہوڑے سے آدمیون نے مذہب اثنا عشری اختیار کر لیا۔ اس فرقہ مین اکثر مالدار اور ہر طرح سے خوشحال ہیں اسلئے انہون نے اپنی ایک عالیشان مسجد بھی بنوائی۔ معلوم ہوتا ہے کہ اندر ہی اندر ایک عرصے سے چند خوجے اثنا عشری کیطرف مائل تھے اور مخفی طور پر اسکو قبول بھی کر رکھا تھا۔ اب تک انہون نے اسکو اپنے دلون مین ہی رکھا لیکن اس مسجد کے بننے سے

بھانڈا پھوٹ گیا

تمام خوجون نے اس مسجد کو یہی سمجھا کہ اپنی مسجد ہے مگر جب یہ تیار ہو گئی تو اوسکے چند ٹرسٹی بنائے گئے۔ اون ٹرسٹیون مین کوئی صاحب اثنا عشری بھی تھے۔ سب جماعت والے چونکے کہ آئین یہ کیا معاملہ ہے؟ غرض اس معاملہ سے خوجہ جماعت ہر فرقہ کے خوجون مین چہ میگوئیان ہونے لگین۔ یار لوگون نے اثنا عشری خوجون پر پھبتیان اوڑانی شروع کین اونہون نے بھی یہ سمجھا کہ کر لیا مین گڑ نہین پہوٹا کرنا جب اس طریقے کو حق سمجھکے قبول کیا ہے تو اسکے اظہار مین کیا خوف ہے۔ لہذا معترضین کے جواب مین اونہون نے اپنے آپ کو ڈنکے کی چوٹ اثنا عشریہ ظاہر کر دیا۔ جب اونہون نے کھلم کھلا یہ کہدیا کہ اگر تم ہمکو اثنا عشری سمجھتے ہو۔ تو اچھا ہم اثنا عشری ہی ہوئے جاتے ہین ہمارے نزدیک یہ مذہب اچھا ہے جب بعضون نے اسکے اچھے ہونے کا دعوی کیا۔ تو مخالفون نے سخت چبھتیان کرنی شروع کر دین۔ اور دونون فرقون کا رزمگاہ اخبار اسلام (گجراتی) ٹہرایا گیا۔ قلمی جنگ کیلئے خاصا میدان مل گیا پہر کیا تھا دونون طرف سے ایک دوسرے پر وار ہونے لگے۔ یہ تو ہم کو معلوم نہین کہ اخبار اسلام کس فرقہ کے خیالات کا معاون تھا مگر کسی نہ کسی کا طرفدار ہونا ضرور چاہئے غالباً اوسکی گجراتی تحریر سے اسکا پتہ لگ جائیگا۔ اخبار اسلام نے اس معرکہ آرائی کو غنیمت سمجھا اور عجب نہین جو خفیہ طور پر وہ ہر فرقہ کو ایک دوسرے کے خلاف مین بھڑکاتا ہو۔ کیونکہ ہر دو فرقے کا اعتراضات چہپنے اوسکی کھپت زیادہ ہونے سے

بلی کے بھاگون چھینکا ٹوٹ پڑا

اس سے پیشتر اخبار اسلام چراغ سحری ہو رہا تھا خوجون کے مراسلات کو اوسنے وسیلۂ اشاعت سمجھکر بے تکلف شایع کرنا شروع کر دیا۔ اور اسی کھپت کی بدولت بجائے ایک پیسہ قیمت کے دو پیسے رکھ گئے۔ مگر وہ یہ ضرور سمجھتا ہوگا کہ یہ تحریرین مفسدانہ ہین انسے بد امنی پہیلنے کا اندیشہ ہے کیونکہ جیساکہ زبان جمہوری کی دوکان مشہور ہے ایسے ہی قلم بھی لکوٹے کی بکہار ہے جب لکھتے لکھتے انسان کو جوش آتا ہے تو قلم آڑا ترچھا ہو کر خدا جانے کہان کا کہان نکل جاتا ہے۔ بہر حال ان سب باتون کا علم اخبار اسلام کے ایڈیٹر کو ضرور ہوگا۔ لیکن اوسنے یہ سمجھ لیا ہوگا کہ اوہ مجھے کیا۔ مُردہ بہشت مین جائے یا دوزخ مین اپنے حلوے مانڈے سے کام۔ یعنے کسیکا سر پہوٹے تو بلا سے اور کوئی جان سے جائے تو بیزار سے۔ کوئی پہانسی پر لٹکے تو جوتی کی نوک سے۔

ہمارے نزدیک تو یہ اخبار اسلام نے سخت نادانی کی کہ دنیاوی نفع کی خاطر لڑائی جھگڑے کے مراسلات چھاپ کر بغض و عناد بڑھا دیا۔ اور ہمیشہ کے لئے فساد کی جڑ قایم کرا دی۔ کیا ہمارے دفتر مین ایسے مراسلات نہ گئے۔ کیا ہمکو ان واقعات کی اطلاع نہین ملی۔ کیا ہم گجراتی کا ترجمہ نہین کر سکتے تھے سب کچھ ہو سکتا تھا مگر ہمنے یہی خیال کیا کہ میدان جنگ کو لڑتا ایک تماشا دیکھنا بلکہ اوس جنگ سے خود فائدہ اوٹھانا بڑی حماقت ہے۔ اور ہم یہ بھی سمجھتے تھے کہ یہ تحریرین ایک دن خون کی تحریرین بن کر چمکینگی۔ اور ان کے ذریعہ سے کل خون پیسہ خوار کے دست پر کہ نکل جائیگا اسلئے ہمنے صرف زبانی بھی

قیامت ہوتے ہوتے رہگئی

گذشتہ سنیچر بڑا ہی منحوس گذرا۔ اس کمبخت نے قیامت ہی برپا کرادی تھی۔ ہزہائینس آغا خان کے ورود فرماتے ہی چند نوجوان خوجون کے سر پر شیطان سوار ہوا اور انہون نے بڑے بڑے چاقو میان سے نکالکر دو چاند کرنی شروع کردی جس مظلوم فرقے کا ہم پہلے ذکر کرچکے ہین وہ ہکو گرم ڈھنڈال کو تلاش کرنے لگے۔ پہلا وار تو میراجی اللہ رکھیا نامی پر کیا۔ یہ شخص اوس مسجد زیرتعمیر کا ٹرسٹی تھا۔ یہ بیچارا بوڑھا تہا۔ ایک ہی جا مین جانبر نہ ہوسکا تو کام تمام ہوگیا اسکے بعد بھی تینون نے اور بھی دو بڑے ٹرسٹیون کو ڈھونڈھ نکالا سا تھا اونپر بھی بیرحمانہ حملے کیے۔ اس کے بعد اور بھی دو تین شخصون پر آڑے ترچھے وار کیے ہنگامہ محشر بپا ہوگیا۔ پولیس معہ ہتہیارون کے نمودار ہوگئی۔ انتظام معقول کیا۔ زخمی مقتدی کے ساتھ تین آدمی گرفتار کرڈالے باقی آدمیون کی تلاش ہے۔ ہسپتال مین جو زخمی بھیجے گئے تھو ان مین سے ایک یادو روانہ باشد ہوگئے۔

اس حادثہ کی بنیاد تو ہم پہلے بتا ہی چکے ہین۔ اب رہی یہ بات کہ ہزہائینس آغا خان کے آتے ہی کیون اون لوگون مین جوش پیدا ہوگیا۔ اسکی نسبت تو ابھی کوئی سرکاری تحقیق ہکو نہین معلوم ہوئی بازاری افواہین سننے مین سیکڑون آئین لیکن اونکا اعتبار نہین کرسکتے مثل مشہور ہے ہزار منہ ہزار باتین۔ مگر ہان اس مین شک نہین کہ اسکی تحقیق ہزہائینس آغا خان سے بہت بڑا تعلق رکھتی ہے اون کے بنگلہ شریف پر کل سے احتیاطی یا حفاظتی پہرہ بٹھایا گیا ہے۔ اس ہفتہ مین غالبا کل حال معلوم ہوجائیگا۔

ہندی مسلمانون کی عالی ہمتی

چندہ حجاز ریلوے

نام	مقام	رقم	معرفت
ہدایت حسین صاحب کوتوال شہر	اُجین	۳ روپے	[illegible]
مولوی شیخ لطف الزمان خانصاحب وکیل	؍؍	۲	؍؍
مولوی رفیع الدین صاحب	؍؍	۲	؍؍
مولوی سید محمد صاحب ہیڈ ماسٹر	؍؍	۲	؍؍
مولوی کفایت اللہ صاحب	؍؍	۲	؍؍
محمد ابراہیم خانصاحب انسپکٹر	؍؍	عہ ۱	؍؍
سید محمد تقی صاحب وکیل	؍؍	۲	؍؍
قاضی سید رضا صاحب	؍؍	عہ	؍؍
محمد صادق صاحب کلرک	؍؍	عہ	؍؍
فیض محمد خانصاحب تھانیدار	؍؍	عہ	؍؍
محمد عبد اللطیف صاحب تھانیدار	؍؍	عہ	؍؍
فرزند علی صاحب تھانہ دار	؍؍	عہ	؍؍
نصیر الدین صاحب تھانہ دار	[illegible]	عہ	؍؍
[illegible] خان صاحب سوداگر چرم	[illegible]	۲	؍؍
شیخ کریم بخش عبد العزیز صاحب	اٹاوہ	للعہ	حاجی عبد اللہ
[illegible] محمد اللہ بخش صاحب	[illegible]	عہ	[illegible] نصیر خانصاحب
عیدو صاحب	[illegible]	عہ	؍؍
[illegible] صاحب	[illegible]	؍؍	؍؍

ہندی مسلمانون کی عالی ہمتی

نام	مقام	رقم	معرفت
خانصاحب اعتبار خانصاحب	جلگاؤں خاندیس	صہ	
بابو [illegible] صاحب ڈاکٹر	چاندپور (بجنور)	[illegible]	
جگجیوا کریم خانصاحب	دانا پور	صہ	شیخ علی رضا صاحب ریٹائرڈ [illegible]
ڈاکٹر مرزا آغا جان صاحب و بیگم	؍؍	عہ	؍؍
اہلیہ ڈاکٹر صاحب موصوف	؍؍	۲	؍
عبد العزیز (ڈرائنگ ماسٹر)	؍؍	۲	؍؍
عبد العزیز صاحب	ڈھاکہ	۲	
محمد عبد الرحیم خانصاحب منشی ہری اینڈ کمپنی	لکھنؤ	[illegible]	سعادت حسین خانصاحب [illegible]
میزان		۸۳ [illegible]	
رقم سابقہ		۲۰۳ [illegible]	
میزان کل		۱۱۹ [illegible]	

ابتک خواب سے نہین چونکی ہندوستانیون کے اسلامی جوش پر سخت تعجب ہوتا ہے کہ ایسے مقدس کام مین مالی امداد سے جی چراتے ہین یون تو تھیٹرون اور تماشہ گاہون مین عالی حوصلگی کا اظہار بڑے جوش و خروش سے ہوتا ہے مگر ایسے کار خیر مین چندہ دینا اسراف سمجھتے ہین۔ اس مین شک نہین کہ ہندوستان قحط کے باعث بالکل مفلس ہوگیا ہے مگر پھر بھی ایسا گیا گذرا نہین ہے کہ دیگر ممالک غیر کے مسلمانون سے پیچھے رہے۔

خط کتابت ہی رہیگی

ولایتی رپورٹرون کی کسی دل خوش کرنیوالی رپورٹ کا کیسے اعتبار کرلیا کرین۔ اونکا تو یہ حال ہے سچ خود غلط املا غلط انشا غلط۔ رعایا کا ہنسا دینا رولا دینا اونہون نے بائین ہاتھ کا کرتب سمجھ رکھا ہے۔

پچھلے ہفتے ولایتی اخبارات مین ایک خبر شائع ہوئی تھی کہ جنرل بوتھا گرفتار کرلیا گیا۔ اور اوسنے دل و جان سے برٹش اطاعت قبول کرلی۔ اس تقریب مین لندن کی رعایا نے انتہا خوشی منا رہی ہے۔

ہمنے اس خبر کے متعلق پچھلے ہفتہ ہی لکھدیا تھا کہ خدا کرے یہ خبر سچ ہو۔ بظاہر تو کوئی ایسے آثار نظر نہین آتے۔ عجب نہین جو محض عارضی خوشی کیلیے یہ خبر شائع کردی گئی ہو۔

آج لیجیے اس ہفتہ اس خوشخبری پر پانی پھیر دیا گیا۔ چنانچہ مسٹر بالفر نے ہوس آف کامنز مین یہ معاملہ واضح کردیا کہ جنرل بوتھا نے اطاعت تو ابھی نہین قبول کی لیکن وہ گورنمنٹ سے خط و کتابت کررہا ہے لیکن اونھون نے بھی خط و کتابت کے منشا یا مضمون بتانے سے صاف انکار کردیا کہ مین ابھی وہ نہین بتا سکتا۔ معلوم ہوتا ہے کہ جنرل بوتھا کی کوئی ایسی ہی بے تکی تحریر ہوگی۔ کیونکہ وہ وحشی لوگ تو مین نہی جو جی مین آیا لکھمارا خیر جی یہ باتین راز کی ہین۔ ہمکو اس سے کیا مطلب ہمین جنرل بوتھا کی اطاعت سے مطلب ہے۔ وہ نامعقول چاہے کچھ بھی لکھدے مگر ہماری گورنمنٹ کی اطاعت قبول کرکے جبتک ہمارے پنجہ مین آجائیگا تو سب کسر نکال لینگے۔

مارا تو غازی نہین تو دیوانہ

دنیا مین بھی عجب عجب خیال کے لوگ ہین۔ یہ کسی نے سچ کہا ہے۔ ہر کس بخیال خویش خبطے دارد۔ ہر کسیکا خیال جا ہو یا بیجا مگر اس مین وہ ایسا مستغرق رہتا ہے کہ بغیر اپنا خبط پورا کیے باز نہین رہتا۔ چنانچہ یورپ مین چند آدمیون کو یہ خیال پیدا ہوگیا ہے کہ جو بادشاہ بادشاہت کررہے ہین اسکی وجہ کیسی ہم آدمی ویسے وہ آدمی۔ پھر کیا وجہ کہ ہم بادشاہ نہین اور وہ ہمارے سرتاج بنین۔ یہ بالکل بیجا بات ہے۔ ان خیالات کا ایسا زور ہوا کہ رفتہ رفتہ ایک بہت بڑا گروہ بن گیا۔ اور اوسنے آپس مین یہ عہد کرلیا کہ بادشاہون کا شکار کرنا چاہیے۔ اس فرقہ کی شاخین ہوگئین ہر سلطنت کی رعایا اسمین شریک ہے۔ کئی بادشاہون پر حملے بھی ہوچکے۔ مگر وہ بچ گئے۔ صرف ملکہ آسٹریا سمجھے جو چڑھی۔ شہنشاہ جرمن کیطرف اس فرقہ کی چندان توجہ نہی۔ مگر اب معلوم ہوتا ہے کہ اودھر بھی کرم کی نگاہ ہوگئی۔ تعجب تو یہ ہے کہ اس فرقہ کے لوگ ایسے بہروپ بدلتے رہتے ہین کہ کسیکو پتہ نہین لگتا۔ عورتون کو بھی شریک کررکھا ہے۔ پچھلے سال مین شہنشاہ جرمن پر ایک بڑھیا عورت نے بھاری سا تبر ڈالدیا وہ پچھلے حصہ پر گرا۔ اسوجہ سے شہنشاہ بال بال بچگیے۔ اس عورت کی نسبت جب تحقیق کیا گیا تو وہ دیوانی ثابت ہوئی۔ ایسے ہی حال مین ایک شخص نے شہنشاہ جرمن کی گاڑی پر ایک لوہے کا بھاری سا ٹکڑا ایسا تاک کے پھینکا کہ شہنشاہ کے چہرے پر لگا۔ اور اسنے اچھا خاصا زخم ڈالدیا۔ وہ شخص بھی جب گرفتار کیا گیا۔ تو دیوانہ وار حرکتین کرنے لگا۔

اب بھی پکڑے لیجاتی ہین

اسمین تو ذرا بھی شک نہین کہ بوئرون کی طاقت اب کچھ بھی نہین رہی۔ برٹش فوج نے اون کی کمر توڑ دی۔ اب تو وہ زندگی کے دن ہی پورے کررہے ہین۔ لیکن ہین ایسے بیجا کہ موقعہ ملنے پر ہاتھ مارنے سے نہین چوکتے۔ پچھلے مہینے مین تو اونہون نے دو تین ریلون کو معہ انجن خان کے اڑنگے مین پھانس لیا تھا۔ اور سامان رسد خاطر خواہ اوڑا لیگئے تھے مگر عرصہ سے کسی جماعت یا گروہ یا فوج پر دست شفقت نہین پھیرا تھا۔ اسلیے ہمکو پورا اطمینان ہوگیا تھا کہ اب انمین ذرا بھی دم نہین رہا۔ صرف بیجان چیزون کیطرف دست درازی کرتے ہین۔ ہماری جانباز فوج کی طرف وہ دھر دبوچنے کے خیال سے ہاتھ نہین بڑھاتے کیونکہ یہ اگر اونکی طرف رخ کرکے ایک پھنکار بھی مارے تو اونکا دنیا مین پتہ نہ لگے کیونکہ وہ اب ہین ہی کے عدد۔ مشتے نمونہ خروار کا حساب ہے۔ مگر پھر بھی تو یہ۔ وہ تو شہی اس قسم کا ہے کہ خدا کی پناہ۔ اس ہفتہ بھی ظالمون نے کئی مقابلے کیے۔ گو کہ ہماری بہادر فوج ہی کی فتح رہی مگر وہ پریشان تو حد سے زیادہ ہوئے۔ اب جیسے تیسے تو وہ کمبخت بازی لے ہی گئے۔ مارچ کی پہلی کو اونکی بونی خاصی ہوگئی جاسوسون کی ایک پوری جماعت کو اڑنگے مین پھانس لے گئے۔ گو کہ جماعت نے مقابلہ دلجمعی کے ساتھ کیا۔ مگر وہ لوگ وحشی تھے۔ آخر وہ کہان تک لڑتی۔ لہذا اوسنے اطاعت قبول کرلی۔ اور یہ بھی سنا ہے کہ خوشی سے اطاعت قبول کرلی خوشی کی وجہ غالبًا یہ ہوگی کہ بوئرون کے پاس اب تب نوالہ ہی نہین ملنے وہ آپہی گھبراکے چھوڑ دینگے۔

معرکہ آرائی

اور تر اسخنہ مرد کی نام

دہلی لکھنؤ کا معاملات میں تقابل ایک لازمی امر ہو
قدرتی جھگڑا ازل سے ان دونوں شہروں کی
زمین کی طنابیں کھینچ کھینچ کر ہمسری کرانے پر تلے
ہوئے ہیں۔ گو انکی زمینوں کے قلابے آسمان
سے (مکانات میں بود و باش خورد و نوش میں
رخت و پوشش میں۔ زبان میں چنیں چناں میں
بول چال میں حال و قال میں اور خاک دھول میں
مطلوبیت میں۔ محرومیت میں۔ شاہی میں۔
گدائی میں۔ عزل و نصب میں) ملا چکے ہیں۔ مگر
فرق ہے تو اتنا کہ گومتی کا اثر جو کہ لکھنؤ میں ہے
دہلی میں نہیں ہے۔ واجد علیشاہ کلکتہ میں
بیٹھے تو بہادر شاہ رنگون میں۔ چونکہ شہر کے
لوگ تخت گاہی کی رو سے خود سر ان اسلئے
زنجیری طریق پہ بہتیرا بعض اوقات ادنیٰ رتبہ
کے افسر بتبدیل شخصی بر شامت اعمال مامورات
نادرگرفت۔ رعونت دار وارد ہو جاتے ہیں۔
پھر اپنے ظلم و تعدی چند روزہ سے وہ بھی متنبہ
کئے جاتے ہیں۔ اور کہیں منہ کئے جائیں۔ بلکہ
تو منصف ہے کہ ننگ سے کافر نہیں ہوں میں
کہ معذب ہوں مدام کچھ حد ضرور چاہئے تیرے
عذاب کی ۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ دیر آید درست
آید۔ اور اپنے آپکے تھاپے ہوئے آج ہی نہیں
جلتے۔ ناؤ بہتے ہی ڈوبتی ہے۔ مگر استاد
ذوق مرحوم کہہ مرے ہیں سب شب کو کمند
ڈالکے سر پہ بجا رہاں رقیب : سچ ہے حرامزادے
کی رسی دراز ہے : لیکن ہم یوں کہا کرتے ہے
سو کیا سر چڑھا ہے یار کے الفت سے مار لف:

سچ ہے حرامزادے کی رسی دراز ہے۔ یوں تو
کہنے والے یوں بھی کہتے تھے کہ ظالم کی عمر کوتاہ ہے
یہ مانا کہ ظالم کی عمر کوتاہ ہوتی ہے۔ مگر ظالم اس
کوتاہ عمری پر بھی شہر کا شہر تباہ کر دیتا ہے۔
خیر جو کچھ ہوا سو ہوا۔ ہمارے شہر میں ایک
گدا کبھی آیا تھا۔ وہ یہ صدا کہا کرتا تھا۔ تیرے آگے
کی خیر اور پیچھے کی خیر ذرا مجھے بھی لگا ۔ آگے
کی خیر بھی عجیب دلخراش فقرہ ہے۔ چار دن
چلیں چوکس۔ دنیا بامید قائم ہے آگے کی خیر ہو
تو یار لوگ جمتا رہا ہیں۔ ہولی آگئی ہے لڑکے
پیچھے پیچھے۔ بول سرررر کبیر کہتے چلے
جاتے ہیں۔

۱۴ اقسم

بنج دہلے

بھوپال

سرکار عالیہ نے عرصہ سے علیل ہونے کے
باعث ڈیمی افیشل اشتہار کے ذریعہ سے تمام
رعیہ ریاست میں اعلام کرایا ہے کہ مجھسے اس
زمانہ حکمرانی سی آخر سالہ میں جس شخص پر
احیاناً ظلم ہوا ہو وہ للہ معاف کرے۔ اور میری
صحت کیلئے ۔ خدائے شافی الامراض سے دعا۔
سرکار عالیہ کا یہ بھی ارادہ ہے کہ بعد صحت عام
رعایا و برایا کو مدعو کریں۔
بقایا برسنین ماضیہ بھی معاف فرمایا گیا ہے
لیکن افسوس ہے کہ غریب رعایا پر بدستور ظلم وستم
ہوتا ہے بلکہ پہلے سے بھی زیادہ۔
یہ کیوں ؟ اسلئے کہ ملازمین حضور سرکار عالیہ
کا وہ غنیمت سمجھتے ہیں۔ غریب رعایا پر جو ظلم
ہوا ہے اوسکی داد دیجائے اور جب سرکار عالیہ
کو صحت ہو تو بار بار شکر۔ وزیر صاحب بہادر
سرکار عالیہ کے سچے خیر خواہ ہیں اون کو اس طرف
توجہ مبذول فرمانی چاہئے۔

۱۲ اقسم

کہتا ہوں سچ کہ جھوٹ کی عادت نہیں مجھے

بقلم

شیخ ع - ق - آزاد

بتان شعر و ہند سیر کیوں نہیں ہوتے
جلاتی ہیں مگر خود خاک جلکر کیوں نہیں ہوتے

ولا دیدہ العدو ولا دور الملک نواب پنچ بہادر دوام شاعت

فریاد ہے فریاد ہے فریاد
بیداد ہے بیداد ہے بیداد

حسن و عشق کے قصے قیس و فرہاد کی داستانیں
حسن یار کی تعریفیں۔ وصل دلدار کی آرزوئیں
جور بتان کی شکایتیں۔ درد ہجر کی اذیتیں عشق
کی مصیبتیں۔ موت کی تمنائیں۔ ہر ملک کے فصیح
بیان ناظم و ناثر نئی زبان نئے خیال نئے لباس
نئے رنگ کے نئے طرز نئے انداز سے پہلو کرتے
چلے آئے ہیں۔ اور انکو کچھ ایسی لذت والی چیز
مان لیا ہے کہ بقول شخصے ہم تو ڈوبینگے مگر تمکو
بھی لیکے ڈوبینگے ۔ آپ تو آپ اوروں کو
بھی انہیں باتوں کا دلدادہ و گرویدہ بنا لیتے
ہیں۔ حسن کی تعریف میں یہاں تک مبالغہ
کیا ہے کہ عارض گلگون کے آگے مہر و ماہ کی
کوئی حقیقت نہیں۔ جور ظلم ایذا رسانی محشر
خرامی عشاق کشی کی تعریفوں کے وہ پل باندھے
ہیں کہ الامان والحفیظ۔ کہیں جلاد و فلک پناہ
مانگتا ہے تو کہیں آسمان ہشت کردم بخود کھڑا ہے
کہیں رفتار سے زمین چکرا رہی ہے تو کہیں خندہ
لب سے بجلیاں گر رہی ہیں کہیں ترچھی نگاہیں قتل

عام کر رہی ہیں۔ درد ہجر کے بیانیں وہ زمین آسمان کے قلابے ملاتے ہیں کہ سننے والے نعوذ باللہ خدا چارہ گری نہیں کر سکتا۔ شب ہجر کی درازی اور فراق کی سختی۔ شب اولین گور اور یوم نشور کو مات کرتی ہے عشق و عاشقی کی مصیبتیں (نقل کفر کفر نباشد) شہدائے کربلا کے مصائب پر فوق لے گئی ہیں۔ موت کا ارمان ہے تو اس غضب کا ہر کر دن رات سے صبح رات میں بیسیوں فرشتۂ موت کی تلاش ہو کر دیر پر انہیں کے مرثیے پڑھے گئے ہیں۔ مگر آجتک کسیکو یہ نہ سوجھی کہ ان پامال کنندۂ عشاق برباد کنندۂ جان و مال غارتگر دین و ایمان تباہ کنندۂ عزت و توقیر جفاکار مکار ناہنجار معشوقان دغا شعار کے ظلم و بیوفائی خود غرضی و رنج آورائی عشاق کشی و وفادشمنی کے عبرتناک فسانے ایسے موثر و دلنشین الفاظ میں لکھتا کہ حسن ظاہری پر مٹنے والی طبیعتیں بالکل کھٹی ہو جاتیں جاتا تو درکنار کوئی ان کے ہاتھ کے توڑے بیر بھی نہ کھاتا اور اپنی عزیز جانوں کو ایسی نوسی لا حاصل میں نہ کھپاتا اور ان شاہدان بازاری کی عیاری سے پناہ مانگتا اور یہ فصیح و ملیح مسٹر بیٹھی کہانیاں مار کرنے اور کوئی جان شیرین دینا تو درکنار میٹھی بات بھی نہ کرتا۔ حیرت ہے کہ جن پریوشان ستم پیشہ کے جور و ظلم و صحبت اغیار کی شکایتیں بیوفائی و بیمروتی کی داستانیں بڑے بڑے معشوق پرست عاشق مزاج کرتے آئے انہیں کیواسطے جان و مال ننگ و ناموس نثار کیا کیا جاتا ہے اور اس حماقت کا نام عاشقی و وفاداری رکھا ہے بندہ درگاہ نے بغرض عبرت و نصیحت عاشق مزاجان اسلئے عشق و عاشقی کی اچھی طرح چھان بین کی ہے اور بڑے بڑے باوفا جان نثار عاشقان عشق سے فراری عشاق سے اصلیت معلوم کر کے ارادہ کیا ہے کہ پبلک کو بھی آگاہ کروں اور ان مہجبیان روزگار کے جور و ظلم و دست برد سے بچاؤں ۔

(باقی آئندہ)

الٰہی شوخی برق تجلی دہ زبانم را
قبول خاطر موسی کلامان کن کلامم را

فصیح دہلوی

پریشاں بال ہیں اترا ہی چہرا اسکی جولی ہے
نئے کچھ ڈھنگ ہیں تو تو کہاں ہو آئی

جاڑوں کے ایام ہیں اور صبح صادق کا وقت ہے تو یہ ہے کہ قدرت نے اس وقت کو بھی عجب لا دیا عطا کی ہے مرغان چمن اپنی نواسنجیوں میں مصروف ہیں۔ وہ دسگے جنہوں نے رات بھر اپنی عف عف سے شور مچا رکھا تھا اور ہر آنے جانے والیکی ناک میں دم کر رکھا تھا پہرہ داروں نے تو وہ بھی سوقت سردی کے مارے سکڑے سکڑائے پڑے ہوئے ہیں۔ بعض بلے تکئے نوالے اوندے پڑے خر خر کر رہے ہیں کہ اب یہ اوٹھنے ہی کے نہیں چاہے ان کے کان پر نور اسرافیل تک پھونکا جائے۔

ہائے ذرا ان کمروں پر بھی ایک نگاہ ڈال لو کہ جہاں کوئی وعدہ شکن رات بھر مہمان رہا ہے اور اوس تمام رات کی بیچارانی سے جلی جدا سکتی گئی ہے آنکھیں خمار آلودہ ادہر اودہر شعاع منیر بکھرے ہوئے رخسار و تپنیل پڑے ہوئے اسنے میں صبح جو ہوئی اور اپنا یہ حال دیکھا تو ؎

یاد آتی ہیں جو گذری ہوئی شب کی باتیں
مسکراتے ہیں وہ دیکھ کے صورت میری

عجب کچھ شرمائی ہوئی آواز سے کہا ہائے ہے غضب خدا کا ابھی سے رات تمام ہوگئی ،، فوراً چادر اوڑھ اور کل کے وعدہ پر چلتی ہوئیں۔ آؤ ذرا چمن کی سیر سیر کریں کیونکہ آج کلکی کا نہان ہے۔ کانوں میں بھجنوں کی سریلی آواز آرہی ہے کوئی ناقوس بجا رہا ہے اور کوئی جانج اسوقت جدہر نگاہ جاتی ہے پریوش ہی پریوش نظر آتے ہیں اُف یہ سہانا وقت اور یہ پیاری پیاری صورتیں ؎

حسین چہرے دیکھ لیتا ہوں محبت کی ہی جاتی ہے
پھڑک جاتا ہے دل میرا طبیعت آہی جاتی ہے

جدہر نگاہ جاتی ہے وہ گورا گلابی گلابی رخسار و پر جاکر پھسل جاتی ہے اور پہر دوبارہ جگہ ٹھہرتی ہے کہ جہاں ؎

سر نگوں نور کے کٹورے ہیں
جھلکے چھلکتے ہیں گورے گورے ہیں

ہائے یہی تو نوری ہیں جہاں سے ہم اپنا بانکپن دکہاتا ہے تو جبوں پر جہاں چل جاتی ہیں تیکھے ادی تو اس بہرے ہوئے جوبن کو دیکھ کر ہاتھ کل ملکے رہجاتے ہیں دل تو بہت چاہتا ہے کہ دست درازی ہو مگر ع این خیال است و محال است و جنون ۔ آہ ایسی قسمت کہاں ہماری تو تقدیر میں قلم ازل نے یہ لکھ دیا ہے "رات بہر کروٹیں بدل کر سحر ہوتی ہے" جب کسی مہ لقا نازنین کا خیال بھی آجاتا ہے تو آہ سرد بہر کے کہدیتے ہیں کہ ہائے ہم ہائو گرفتار ہے ما ۔ ہم سے اچھے تو وہ بھی پرشاد ہیں جو ان نازک بدنوں سے اپنا پہلو آباد کر لیتے ہیں مگر ہائے یہ مُنہ اور مسور کی دال ۔ سنتے ہیں کہ زمانہ ہمیشہ گرگٹ کی طرح نیلا پیلا رنگ بدلتا ہے مگر افسوس ہماری تقدیر نے کبھی ایسا رنگ نہ بدلا کہ کوئی پریچہرہ آکے ہمارا مہمان ہوتا

پر نصیب کے چپلے جاتے ہی جاتے ہیں کہ ہم اپنی تقدیر کو اول بہانہ سے درست کریں جاکر کہ صلی خدا ہم کو پڑا کبھی بابا وہ بھی جب کسی گلی کوچہ کو دیکھ لیتے ہیں تو منہ میں پانی بھر آتا ہے کہ ہائے اگر ہماری عمر میں ایسے پہر ہیں تو رہا ہے ہم اوس

کی دیکہین وہ ہمارے ہی۔
ہائے ہائے جانے ان کمبختون کی عقل پر کیا پتہر پڑ گئے ہین کہ سیدہی طرح سے سمجھتے ہی نہین۔ حیا و شرم جو کچھہ تہا وہ تو نیچرل کالج مین جا کر بیچ آئے ہر وقت پر نیچر گردن پر سوار رہتے ہین ایک تو اون بوجھہ دوسرے اون کی توند کا اس کی وجہہ سے عقل کی جگہ تک ندارد ہو گئی ہے جب ہی تو کچھہ بچہ کے بچون بیچ بیٹہتا نہین جتنا صنف مین پردہ کی دہجیان اڑاتے ہین غیر قومون کی بہی عورتون کو دیکہ کر شرم نہین آتی ذرا اس روز جمنا پر جا کر دیکہہ آیا کرو جب کوئی بڑا اشنان ہوا سوقت معلوم ہو جاویگا کہ کتنی عورتین ایسی ہین جو اپنی جوانی دیوانی کا جوش بالوگون کو دکہانے جاتی ہین اور کتنے ایسے شخص ہین جو آنکہین سینکنے کے غرض سے جاتے ہین۔ سچ تو ہے کہ اگر اسلام مین پردا نہوتا تو اوس کی بہی یہی حالت ہوتی جیسی کسی زمانہ مین لندن کی تہی ہان اگر اس بات کا یقین نہو تو ذرا دربار لندن کے اسرار کو دیکہو جس قدر مسلمانی کی باتین روزہ نماز شرعی احکامات وہ تو سب ندارد ہو گئے ہین اگر ہے تو صرف یہی پردہ مگر بے حیا لوگ اسکے پیچہے بہی ہاتہہ دہو کر پڑے ہین اگر اب ہی اون کو اپنی عورتون کو غیرون کو دکہانا منظور ہے تو بسم اللہ چشم ما روشن دلے ما شاد۔ پہر کیا دیر ہے ذرا بہی اپنی ..... کو انکا تو ہم بہی دیکہین کہ کیسی کیسی صورتین ہین واللہ مزا تو خوب ہے کیونکہ یہان بہی جوانی کی امنگ سوار ہے وہ اسنتے استنجا لگا ہون سے نگاہین او پہاتی سے چہاتی لڑا کر بیٹہے ہین تا سلسلہ کا پہر دیکہین کہ اپنی نیچرائن کیسی صاحب عفت و عصمت ہین صرف پانچ منٹ کا خلوہ ہونا چاہئیے۔

پہر نیچر کی ذریات ردیئی روشنی والی وہ ہوتی بہر حال ... مین نہین کیونکہ علم قسم یہ خیال ہے دل مین کچہہ بدنیتی سے نہین آیا ہے بلکہ امتحاناً۔

الملفوظ

کہتا ہے کسی شوخ کا اکہڑا ہوا جوبن
مین ایسا عیان ہون کہ نہان ہو نہین سکتا

راست گفتار۔ شوخ نگار۔ آزاد۔ افتادہ

ادہر اودہر کی گپ شپ

ا۔ کہو بہائی کیا خبر ہے۔

ب۔ سب اچہے ہین ہان یار ایک مغل آج طاعون مین مر گیا۔

ا۔ واہ کیا خبر لائے بہلے آدمی سو دو سینکڑون آدمی طاعون مین مرا کرتے ہین کیا ایک ہی مغل مرا۔

ج۔ ہان ہان بہئے ہمی سنتا ہے کہ ایک مغل مر گیا اور اوس کو سنت جماعتون نے اوٹہایا۔

ا۔ ارے میان تم بہی عجب مقول ہو مغل کیا کم ہیتا جو اوس کو سنیون نے اوٹہا کر ٹہکانے لگایا۔

ب۔ اجی ہان سنتے ہین کہ وہ بابی تہا اور بڑا اکٹر شیخ غلام علی نام تہا جو قلعہ مین رہتا تہا۔

ا۔ کیا پاگل خانے کا دروازہ کہل گیا ہے ارے بہائی تجہے خبر بہی ہے ایک مغل مرزا اسمٰعیل بابی جو اسپتال مین مرا تو مغلون نے اپنے قبرستان مین دفن کرنے سے انکار کیا تو سنت جماعت سے اجازت چاہی اونہون نے دہتکار دیا تو ڈہیڑون کی قبرستان مین گئے اونہون نے بہی نذر کہا تب رات کو دس بجے کہتارے (گاڑی) پر ڈالکر دہلی کے میدان مین تہوپ آئے تمہاری عقل گئی ہے کہ سنت و جماعت بابی کو اپنے قبرستان مین دفن کرین۔ اور قطع نظر اس کے اوس زمانے مین گورنمنٹ عالیہ نے اون کو بہیمڑی (ایک قصبہ ہے) مین قبرستان بنانے کی جگہ دی اور وہین سب بابی دفن کئے جاتے ہین۔

ج۔ یہ سب ہی مگر دستی نے تو اپنی کوششی قرار دیا تہا اور لکہہ بہی گیا۔

ا۔ پہر تم ہی کہو ہمارا کیا قصور سنیون کو لازم تہا خبر کر دیتے۔

حق گو

عورتون کا تبادلہ

مفتی قاضی حاجی حاجی مولانا پنچ بہادر صاحب کمان شکل گمان دامت سگہ و سگہ رحم پہونک کے تسلیمات کا گہونٹ رسید کرتا ہون۔ جاہلون کی جہالت پر اور وہابیون کی حماقت پر۔ اور تمہاری شرافت پر اور نیچریون کی ذلالت پر۔ اور رنڈیون کی عمارت پر۔ اس کے بعد ایک نئی داستان۔ تحیر بیان حیرت انگریز۔ عبرت خیز۔ حسرت ریز۔ سناتا ہون۔ جس کو آپ تو آپ ہمارے اور آپ کے بزرگون کے بزرگون نے بہی نہ سنا ہوگا۔ اچہا دونون کان کہول کر بیٹہ سکے اور دونون ہو جائے اور سنئے۔ بندہ رائے ملائے کہ اب کیا ہو سکتا ہے سونا سنسار جاگتا پاک پروردگار۔ کہانی ایسی سچی کر کہنے والا ایسا سچا نہ تہا جتک زمانہ ہوا ہے اور نہ آیندہ ہونیکی امید ہے۔ باقی سب جہوٹے علاوہ ہمارے اور تمہارے کے درمیان مین۔ الہ آباد کے ضلع مین سرائے ہو کی تحصیل مین ایک موضع ہے جس کا نام تمہارا پرت جسے اسوقت یاد نہین آتا ہے اوسی موضع کے دو ہم مذہبون کے جن کی ذات سے مجہے رغبت نہین ہے کرتا ہو شیالا تہا۔ اور خوش قسمتی سے ایک ہی موضع راے بپور مین بیاہی گئی تہین اور لطف یہ کہ ایک ہی تاریخ مین دونون کی رخصتی تہی۔ اہل ہنود کے مذہب کے مطابق یہ گونا۔ میان بی بی کے ملنے کا پہلا دن ہوتا ہے۔ خبر لا رہے پورے یعنی دونون کی سسرال

سے چار ڈولیاں لیکر وقت مقرر پر لڑکیوں کے گھر میں
جا پہونچے ناگہانی کیطرح جبر داخل ہو گئے - اور علیحدہ
علیحدہ دونوں اپنی اپنی لڑکی رخصت کرا کے لے چلے - چلتے چلتے
جب ایک دو - تین چار - پانچ کوس کے قریب پہونچ
گئے - تو راستہ میں لڑکیوں کو استفراغ کی ضرورت
ہوئی - انہوں نے نہایت باریک آواز میں کہاروں سے
اپنی ضرورت بیان کی ہوگی - کہاروں نے ڈولی کندھے
سے ایک نالی کے قریب جسمیں پانی بھی موجود تھا اوتار
دیا - اور آنکھ پھیر ڈراپ میں دو اگر علیحدہ ہو گئے - یہ
دونوں ہمجولیاں اس کے گیسٹ میں جو ڈولی کے قریب
تھا رفع احتیاج کیلئے چلی گئیں - اور بعد فارغ ہونے
کے سہواً - یا قصداً - اپنی اپنی اصلی ڈولی کو چھوڑ کر ایک
دوسری کی ڈولی میں جا بیٹھی - یہی سوار ہونے کا وقت
ڈرامہ میں رد و بدل ہو گیا - چونکہ کہاروں کے چہرے
پر پردے ڈراپ سین گرا ہوا تھا لہذا اون کے
فرشتوں کو بھی اس امر کی اطلاع نہ ہوئی کہ ان عورتوں
کا تبادلہ ہو گیا ہے وہ آئے اور اپنی اپنی ڈولی لیکر چمپت
ہو گئے - یہ جادہ جا تھوڑی دیر کے بعد ان بیچاریوں
کے مخالف سسرال کا دروازہ نظر آیا - اس جگہ سے
دونوں ڈولیاں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر اپنے
مکان میں گئیں - چونکہ پہلے پہل کا واسطہ ہے لہذا
یہ بیچاری شرم کی ماری - دو ہاتھ کا گھونگھٹ نکالے
ہوئے مکان میں داخل ہوئیں - سسرال والے شاد ہو کر
ایک دوسرے کو مبارک - مبارک - کہنے لگے
سبھوں نے رونمائی کی لیکن خورد سالی اور ملاقات
میں بہت بڑا فرق ہوتا ہے ابھی تک کسی کو تمیز نہ ہوئی
کہ یہ جاری ہو نہیں ہر شام کو شوہر صاحب کی رونمائی
کی باری آئی جب اونکے جوڑوں نے نہیں پہچانا جو
طفلی کے کبھی آشنا بھی تھے کہ یہ حضرت کب کی
شناسا تھے جن سے بجز آج کے کبھی خواب میں بھی شناسائی
نہیں ہوئی وہ کیسے کہتے کہ بابا یہ ہماری جورو نہیں ہے

مثل مشہور ہے بہو کا نبگالی مہلت پائے اور نہ
کہا سے - جھٹ پٹ اپنے کار منصبی میں دونوں زوجان
اپنے اپنے گھر مشغول ہو گئے تین چار روز یونہی مزے
کی باتیں اور آرام کی راتیں گذرتی رہیں پھر تو رسم دونوں
کا حقیقی بھائی رخصتی کے لئے آیا اور ظاہری وقفیت کے
لئے اپنے بہنوئی صاحب کے مکان پر پہونچے - آپ
جانئے کہ عورتوں کے میکے کا کتا بھی عورتوں کو عزیز
ہوتا ہے - نہ کہ حقیقی بھائی کی آمد - خبر پاتے ہی پھولا
پھول کر دولون کیا ہو گئیں - اور اپنے بھائیوں کو اپنے
پاس بلوایا - مگر دیکھتے ہی مصنوعی بھائی کے چہرے پر نظر
پڑی لرز گئی منہ سے بجائے تپاک کے آواز نکل پڑی کہ ارے
یہ زیباری کا بھائی ہنگو ہے یہ ہمارا بھائی نہیں ہے
اور یہاں بھی یہ کیفیت ہوئی کہ دوسری نے بھی بے
کہا کہ آن ! یہ تو پنکی کا بھائی کلو ہے یہ ہمارا بھائی
نہیں ہے د بیچاری کا اور پنکی دونوں ہمجولیوں کا نام
ہے - اور کلو اور ہنگو دونوں کے بھائیوں کا نام ہو
جب بھائی نے بہن سے اور بہن سے انکار کیا
تو معلوم ہوا کہ اس پردہ کے پردہ میں کوئی نہ راز ہے آپ
خیال فرمائیے بھائی بہن کا انکار کوئی معمولی بات نہ تھی
جو یونہی پردہ پڑا رہتا پردہ نہ اوٹھایا جاتا - یہ تو ایک
تعجب خیز - اور حیرت انگیز بات تھی - اس لئے جہاں
میں شروع ہو گئی آخر شش و پنج یہ بھید کھلا کہ راستہ
میں ہی ان عورتوں کا تبادلہ ہو گیا - مگر یہ عجیب بات
تھی کہ تبادلہ ہوا تو کیسے ہوا - لہذا چار گرفتار شدہ
اور اجرت جرمانہ شروع ہو گیا - یہ بیچارے آفت کے
مارے بہت گھبرائے کہ معاملہ کیا ہے جو یوں بیکار
درست ہو رہی ہے - دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ تم تو
تم نے بڑی چالاکی کی اور بد معاشی کی جو ہماری عورتوں
کا تبادلہ راستہ ہی میں کر دیا یہ تمہاری شرارت ہے
اور سو وقت اونہوں نے کہا کہ غریب پرور یہ تبدیلی
صاف شدہ یوں کو ہم نے اپنی عورتوں کے حکم سے

راستہ میں اوتار دیا تھا - اس کے بعد ہم نہیں جانتے
کہ کیا ہوا کیونکہ ہم تو دور - اندھوں کیطرح کھڑے تھے
ہم کو کیا خبر کہ یہ لڑکیاں یہ رنگ لائینگی - حضور ہم ماتحت
ہیں اس میں ان کی تیز طبعی کا مزا چکھا دیجئے - ہمارا کیا
قصور ہے آئیں اور سوار ہو گئیں اور ہم لیکر چلتے ہوئے
انہوں نے صلاح کر لی ہوگی - ورنہ یہ ایسی نہ تھی
کہ جب ڈولی میں سوار ہوئیں تو اپنا اسباب بھی نہ
پہچان سکیں اس سے تو معلوم ہوتا ہے کہ پہلے ہی
سے یہ وعدہ تھا - یا یوں ہو کہ اوسکا شوہر اس کو
اور اسکا شوہر اوس کو پسند ہو گیا ہو جس کو انہوں نے
نہایت ہی پر تکلف کارروائی سے پورا کر کے مردوں
کو بدل لیا - آخر جناب کل جماعت تاب جمع ہوئے
اور پنچایت کی مہمان داری ہونے پر فیصلہ ہوا
کچھ ہرج نہیں ہے - بعد نکاح جات دیگر اپنی اپنی عورتوں
کا تبادلہ کر لو - اتنے میں کلو نے بھری پنچایت میں
کہا کہ یار دو عورتوں کا تبادلہ کر لینا ہمارے مذہب
میں بعد نکاح جات کے بعد جائز ہوا مہربانی کر کے آپ رنگو
ہنگو سے رات کی کارروائی کا حساب ہم کو دلوا دیجئے
اگر حساب ہمارا اور اوسکا برابر ہے تو جورو واپس
لیجا دے ورنہ بڑی بحث ہے - بعد نکاح جات علیحدہ
علیحدہ اوڑھا دیا جائے -
ناظرین معلوم ہوتا ہے کہ آپ کو اوس کی جدت
پسند ہوگی ورنہ یہ اڑنگا آپ کیوں نکالتے - جاننے
سے ہنگو سے دریافت کیا کہ رات کیا گذری اوس نے
کہا کہ چار شبان بارہ اب اس سے دریافت کیجئے
اس نے کہا کہ ارے باپ رے عورتوں کا تبادلہ
اب کیسے ممکن ہے میرے تو چار اگن چار ہی پر نہ
نہ باندھا نہ ان کا محض سولی چڑھا لنگڑ ورا بھی پہلا میں کہا
میں رہا تو میرا نقصان پورا کرنے والا یاروں ہی رہیے
دو ہیں سے دیگر عورتوں کا تبادلہ اب نہ کریں بھائی
کے نقصان پورا کرنے کی تدبیر ہے کہ گرفتاریوں میں

جس طرح ہو اوس کی فہرست طیار کریں اگر دونوں کا خرچ برابر ہے تو خیر ورنہ عدالت مجاز سے کمی کے پورا کرنے کی چارہ جوئی کریں عدالت اسی دن کے لئے ہے۔ تاکہ ایک دوسرے کو نقصان نہ پہونچاوے کیا عجب ہے کہ ایک کا صرفہ زیادہ ہوا اور دوسرے کا اور دوسرے کا کم اس لئے عجب نہیں جو لوگ ایسا کریں کیونکہ ہمارے پنجاب اور کب کے بزرگوں نے بھی ایسا قصہ نہ سنا ہوگا تو در گذر جاتا ہوں بے ادبی معاف پھر ملوں گا اگر خدا لایا۔

کس کو جی شوق ہے اس پردہ زنگاری میں

دہلی جدید دیہاتی ۔ آفتاب ۔ افق مشرق یعنی الہ آباد

امیر الاخبار

ہندوستان میں اخبار تو سینکڑوں نکلے اور مضامین کے اعتبار سے اچھے بھی مگر رنگین طبیعت والے خوشنمائی پسند دلیسی اخبارات شرمیل ہونے کا الزام لگاتے ہیں آجتک کسی نے دور نہیں کیا ماہ دولت کو اسکا عرصہ سے خیال تھا خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اوس نے ہمارا خیال پورا کردیا۔ اطہار کے شائقین اگر دیکھیں گے ہی تو فریفتہ ہو جائیں زیادہ اور ۔ مضامین کی نسبت تو کچھ لکھنا ہی فضول ہے جاننے والے جانتے ہیں سمجھنے والے سمجھتے ہیں ۔ اوس کا سالانہ غریبوں سے ۱۰؎ (۸) نمونہ کے لئے ۱؎ کے ٹکٹ آنے چاہئیں

فرخ دہلوی

ہم تبرک و ہم زینت

مکہ شریف ۔ مدینہ منورہ ۔ بیت المقدس ۔ کربلائے

اصلی کے نقشے ہم نے اعلیٰ درجہ کے رنگین خوبصورت منگائے ہیں ۔ جو کہ جڑوا کے اون مکانوں میں لگایا جائے تو آرائش مکان اور اوس کی زینت دوبالا ہو جاتی ہے وہ نقشے اس خوبی کے بنے ہوئے ہیں کہ اگر ذرا ہی نگاہ جما کے دیکھو تو بے تکلف اصلی نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے ۔

نقشے چونکہ چھوٹائی بڑائی میں مختلف ہیں اور اون کے کام کی عمدگی میں کم و بیشی ہے اس لئے قیمتیں بھی مختلف ہیں۔

نمبر	نام مقامات	قسم کام	عرض انچ	طول انچ	قیمت
۱	مکہ معظمہ	طلائی	۲۲	۳۱½	عہ
۲	مدینہ منورہ	//	//	//	عہ ۱۴/
۳	مکہ معظمہ	رنگین روغنی	۱۵	۱۹½	۱۴/
۴	مدینہ منورہ	//	//	//	۱۴/
۵	مکہ معظمہ	رنگین روغنی	۱۲	۱۶	۱۰/
۶	مدینہ منورہ	//	//	//	۱۰/
۷	بیت المقدس	طلائی	۱۵	۱۹½	۱۰/
۸	کل مزار کی تصویر کا نقشہ	//	//	۳۰	عہ ۱۲/

الـمشتهر

منشی عبدالرحمٰن آزاد ۔ قریب دفتر پنجاب ۔ دہلی

مارالم

آب ہوا کی رطوبت اور آلام غذاؤں کی بادی سے جن لوگوں کا رگ و ریشہ رشتہ خلطی ہو گیا ہے یا ہوں سے کیا ہو گئے وہ لوگ خوشی کے مارے تو نقد شریف کا نقارہ بجاتے ہیں کہ ماہ دولت نے مارالم خاص طور پر طیار کرایا ہے ۔

(دفتر دہلی مالک ایڈیٹر پنجاب در بمبئی)

اسلامی دنیا

مفتیان حنفی و شافعی نے اپنے پیغام میں یہ بیان کیا ہے کہ اس ٹیلیگراف لائن کے قائم ہونے سے ہمیں اور ساتھ ہی مدینہ منورہ کی تمام آبادی کو بیحد مسرت حاصل ہوئی ہے اور کہ ہم سب نے ہز امپیریل میجسٹی کے حق میں درازی عمر اور ترقی دولت و اقبال کی دعا مانگی ہے اسیطرح جنرل عثمان پاشا نے بھی اس دھوم دھام کا ذکر کیا ہے جو عہدہ داران سرکاری اور دیگر خاص و عام کی موجودگی میں افتتاح دفتر ٹیلیگراف کیوقت ظہور پذیر ہوئی ۔ افواج عثمانیہ بھی اس تقریب میں شریک تہیں ۔ خوشنودی و مرحبا کے طور پر توپوں کی سلامی سر ہوئی بہیٹر ملک کی قربانی کی گئی اور جملہ حاضرین نے بار سلطان المعظم کے لئے زور و شور سے چیرز دیئیں ۔ غرض کہ اسوقت غیر خاص جوش مسرت ظہور میں آیا۔

باب عالی نے والی بصرہ کو حکم بھیجا ہے کہ آئندہ کچھ تو بجائے چند پلٹنیں پیدل سوار علاقہ نجد میں مستقل طور پر مقیم رہا کریں ۔ یہ بھی ہدایت ہو ئے کہ بجز چند روز سے زیادہ کوئی پلٹن نہ رہنے پائے کیونکہ ترک اس علاقہ کی شدید گرمی برداشت نہیں کر سکتے ۔ یہ احکام غالباً بابعالی نے شیخ مبارک والی کویت نے اور ابن رشید والی نجد کے تنازع سے خبردار ہو کر جاری فرمائے ہیں جس کا ذکر پیشتر کر چکے ہیں ۔

ٹرکش مشن جو چین کو جائے گا عنقریب ایک جہاز میں روانہ ہوگا ۔ قریباً تین دن سیلون میں بھی ٹھیرےگا ۔ امید ہے کہ مسلمان سیلون بڑی گرمجوشی سے اوس کا خیر مقدم ادا کریں گے اور مہمان مشن کو باسکی بھی دیں گے ۔

جاسوسون کی رپورٹین

لارڈ کچنر بذریعہ تار خبر دیتے ہین کہ جنرل ڈیویٹ جو آرینج ندی عبور کر کے فرار ہو رہا تھا پسپا کیا گیا اُسکے دو سو ساتھی گرفتار ہوئے ہین فرار شدہ اور منتشر وبد حواس سپاہیون کی گرفتاری کا کام زورون پر جاری ہے۔

کچنر سکاؤٹس نامی انگریزون کے خفیہ جاسوسون کی ایک جماعت کے قریب اسی سوارون نے بوئرون کی بڑی تعداد سے جنگ کی اور نہایت جرأت سے لڑتے رہے جب اُن کے ۲ سپاہ مارے گئے تو باقی ماندون بطیب خاطر بوئرون کی اتباع قبول کر لیا۔

حضور شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم جا ہے ہمشیرہ کی مزاج پرسی کے لئے جرمنی کو روانہ ہوئے تھے بہ سرعت لندن واپس آئے۔

جنرل ڈیویٹ کی دریائے آرینج عبور کر جانے کی جو خبر لارڈ کچنر کیجانب سے ولایت مین موصول ہوئی اوس سے وہان کے کل اخبارات لارڈ کچنر کی رنگین بیانی اور لاف پردازی کی داد دیتے ہین مگر لکھتے ہین کہ اس خبر کا کچھ حصہ صحیح ہے تاہم ڈیویٹ یا اوس کے سپاہیون کو زندہ گرفتار کرنے مین لارڈ کچنر نے جو ناکامی حاصل کی وہ نہایت افسوس کے قابل ہے۔ کیونکہ بوئرون کی منتشر جماعتین اب بھی کیپ کالونی کے ہر حصہ مین چھائی ہوئی ہین۔

افواہ ہے کہ بوئرون کا سردار جنرل ڈیویٹ دیوانہ ہو گیا۔ اور اس جنون اور مخبوط الحواسی کی حالت مین وہ کل رنگرون کو ہاتھ پیر باندھ کر مارنے کی سزا کا حکم سُناتا ہے اور اسی وجہ سے اسکے ساتھی علیحدہ ہو رہے ہین۔

امریکن بڑی تعداد مین پیکن کو روانہ ہو رہی ہین

سکاؤنڈری کے قریب ۲۳ بوئرز مع پچاس گھوڑون کے گرفتار کئے گئے ہین۔

لینڈ ڈوٹن کے قریب زمین مین بوئرون کی دفن کی ہوئی ایک کرپ توپ اور ایک پام پام توپ انگریز سردار جنرل بیبنگٹن نے برآمد کی۔ علاوہ ازین مقام وائٹر لیف سے ہوچکیس نام ایک توپ کرنل وانتیلے نے دشمنون سے چھین لی۔

جاپان نے چین کو اطلاع دی ہے کہ جس جس حصۂ چین مین روسی تجارت کیلئے جو جو حقوق اور پروانگی دیجائے وہی حقوق مجھے بھی دینے پڑینگے۔

لارڈ کرانبورن نے ہاؤس آف کامنز مین ایک سوال کے جواب مین بیان کیا کہ عربی پاشا نے مصر واپس جانے کی درخواست نہین کی ہے اور اگر اس قسم کی کوئی درخواست کیجائیگی تو مصری گورنمنٹ کے پیش کیجائیگی۔

کل شب کو ہاؤس آف کامنز مین مسٹر بالفر نے اطلاع دی کہ مین کل درخواست پیش کرونگا کہ جن ملتوی شدہ ممبرون کو زبردستی نکالنے کی ضرورت پڑیگی وہ پارلیمنٹ کے آیندہ اجلاس تک ہاؤس آف پارلیمنٹ مین داخل ہونے پائین۔

۳ ڈچون نے ایبرڈین پر حملہ کیا مگر ۷ گھنٹے کی لڑائی کے بعد پسپا کر دئے گئے۔

جنرل ڈیلیری مقام لچٹن برگ پر حملہ کرگیا جہان نارو ممبر لفٹننٹ فیوز بلیرز کے میجر لچ اور لفٹننٹ ہال مقتول ہوئے۔ لارڈ کچنر نے اسطرف امدادی کمک روانہ کی ہے۔

مسٹر بالفر نے ہاؤس آف کامنز مین ایک سوال کے جواب مین بیان کیا کہ جنرل بوتھا اور برٹش گورنمنٹ کے درمیان خط کتابت جاری ہے مگر مین فی الحال اوس کے متعلق کوئی اطلاع نہین دے سکتا ہون۔

لارڈ کچنر نے ۲۸ فروری کو جنرل بوتھا اور دوسرے ڈچ سردارون سے مقام مڈلبرگ مین ملاقات کی۔ اب تک اس ملاقات کا نتیجہ معلوم نہین ہوا۔

جنرل ڈیلیری مقام لچٹن برگ پر پسپا کر دئے گئے۔ جنرل کیلبرسس مقتول ہوئے۔ اور چار ۱۲ مقتول اور ۲۰ مجروح ہوئے۔

جنرل فرینچ رپورٹ کرتے ہین کہ مین نے ڈچون کی اور سد و ذخیرہ پر قبضہ کیا۔ اب کل ۲ توپین جنرل فرینچ کے قبضے مین آگئین۔

لندن کی کارپوریشن مین یہ تجویز پاس ہوئی ہے کہ ہر محلّہ کی یادگار قائم کرنے کے لئے پانچ ہزار گنیان صرف کیجاوین۔

جنرل جیسلی نے سوتھ ویلز کنٹنجنٹ کا معائنہ کیا جو ۵ ۲ مارچ کو چین سے روانہ ہوا۔

کیپ ٹاؤن کی گورنمنٹ نے فیصلہ کیا ہے کہ ایک تہائی رعایا وہان منتقل کی جاوے جو مقام صاف کیا گیا ہے۔

شہنشاہ ولیم کا حملہ آور جو ضعیف الدماغ ہے مجسٹریٹ کے اجلاس مین پیش کیا گیا تو اوس نے بیان کیا۔ کہ مین خیال کرتا تھا کہ جہاز پر لوہا پھینک رہا ہون۔

کلکتہ مین بدھ کے روز پلیگ کی ۱۰۱ واردا تین اور ۱۰۳ اموات ہوئین۔ کل امراض سے ۲۲ اموات۔

سائنس ذخائر ڈیلی نے اٹالین چیمبر مین اپنے ورنامنٹ کے متعلق اسپیچ دیتے وقت بیان کیا کہ غربا کے ٹیکس کم کر دینے کے متعلق انتظام کیا جائیگا۔

شہنشاہ ولیم کے رخسار کا زخم بڑی حد تک اچھا ہو گیا اور ابھی تک گھر سے ۹ روز تک باہر نکلنے کی اجازت نہین ہے

شگری ہال لاہور مین ۱۲ مارچ شام کو بصدارت حضور لاٹ صاحب چندہ یادگار ملکہ قیصرہ کا عام جلسہ کیا جاویگا۔

مہاراجہ صاحب ٹراونکور نے کلکتہ کو سرمایہ یادگار کے لئے ایک لاکھ کا چندہ بھیجا ۔ اسیر برنز بدراس مین جلسہ تھا۔

لیڈی ڈفرن فنڈ کے وظائف کے چندہ کلکتہ مین یادگار ملکہ معظمہ متوفیہ ایک لاکھ ۳۰ ہزار جمع ہوا مہاراجہ گوالیار کی والدہ واجدہ نے ۵۰۰۰ ہزار اور انکے حرم سرا نے ۱۵ ہزار مہارانی ٹراونکور نے ۵ ہزار روپے۔

جس طرح گورہ فوج کو بغرض تقویت ہند مین رکھتے ہین اسیطرح تجویز ہے کہ ہندی دستہ فوج کو انگلستان مین رکھین۔

حاجی عبدالکریم پبلسٹی کمشنر کانپور کی سزا ہائیکورٹ نے نرم کی بجائے ۹ سال کے ۲ ماہ قید اور ۔۔۔ بحال رہا۔

چھپنے والے ممالک متحدہ مین دو پولیس کنسٹبلون کو مجرم ثابت ہونے پر چار اور ایک سال قید کی سزا ہوگئی۔

راجہ گوکلداس صاحب کی فیاضانہ اولوالعزمی کی تعریف کیا ہو سکتی ہے آپنے جبلپور مین زنانہ ہسپتال اصرف ۵۰ ہزار بنوایا۔

نوشہرہ درگائی ریلوے پر مسافرون کے بہرمار جیرت بخش ترقی پر ہے۔ وہان مین بجائے ایک کے دو ہاتھ آمدرفت ہوگی۔

مدراس کی خبر ہے کہ مہاراجہ صاحب بوبلی کے ہان نمبرہ ہوا۔ کمال خوشیان کی گئین ۔ اس خاندان نے کبھی پرتانہ دیکھا تھا۔

زیرہ غازیخان کو افلاس سختی سے بچا ہے

کی آخری کوشش پر پہلے ۳ لاکھ صرف ہوگا ہو بند باندھنگی

تھسٹ مین جدید طرز پر ہسپتال یادگار ملکہ معظمہ چھبیلی کا نام قرار دیا گیا ۔ وہ اگر ہسپتال ہوگا۔

کانپور مین اونی سامان کے دخانی کارخانہ کے حصہ دارون نے چندہ یادگار کے لئے ۵ ہزار روپیہ دیا ہے۔

مردم شماری کے نقشہ جات کے میسر آنے ہی ہندوستان کے امپیریل گزیٹر کی نظر ثانی کی جائے گی۔

سڑک لداخ پر پامین مجوی و نرو جبار دو ڈاک ہرکارے برفون مین دب کر ایک مرگیا ۔ ڈاک مل گئی ہے

پنجاب کے جدید سرحدی صوبہ کا نام پشاور ہوگا۔ اسکے ایجنٹ کرنل ڈین کلکتہ پہنچ گئے ہین۔

ہند مین مردم شماری کا کام بڑی کوشش سے انجام پایا۔ مجموعی تعداد آبادی عنقریب شائع کیجائیگی۔

پنڈت سیتارام نرائن بیرسٹر ہائیکورٹ نے ہندو کالج بنارس کو ۱۰ ہزار ۔ اور علیگڈھ کالج کو ہزار دیا

جنگی سامان گولہ بارود کے لئے ۰۰۰ ۷ خچر ہند مین خریدے گئے اور ایک ہزار خچر چین سے خریدنے کا حکم دیا گیا۔

ہند سے بڑی ہاتوپی توپیان جہاز پنگو نہ مین جنوبی افریقہ کو بھیجی گئین ۱۰ ہزار اور بھیجین گے۔

ضلع میرٹھ کے سب انسپکٹر سنبل پرشاد کو ۲۰۰ روپیہ جرمانہ ہوا کہ ایک برہنہ ہتھکڑی لگا کر تمام شہر مین پھرایا۔

لکھنو کی امین آباد سرائے مین گورنٹ اسپکٹر بابو سیتارام نے جعلی چک بنانیوالی پولیس کو پکڑ لیا

صوبہ بہار مین طاعون بڑی ترقی پر ہے بنارس مین بھی پھیل گیا

سرحدی قوم مسعود وزیری نے ہفتہ رواں مین معلومہ چار ہزار ایک لاکھ مین سے ۹ ہزار روپیہ داخل کردیا۔

جامع العلوم مرادآباد کا ایڈیٹر انباء پرشاد مقدمہ لائبل کے اپیل تک ۲ ہزار کی ضمانت پر چھوڑ دیا گیا ہے۔

صاحب امیر کابل عازم لندن بیان کئے گئے ضروری صدر حفاظتی کا فیصلہ منصوبہ ہو دو ڈاک ولایت

جنگی بڑودہ ریلوے کی سٹیشن پیرم گام سے حیدرآباد سندھ تک ریل بنیگی جس سے کراچی بمبئی سے بہت راست مل جائیگا۔

شہر لاہور کی مردم شماری عرصہ ۱۰ سال کے اندر ۹ ہزار کا اضافہ پایا

ریاست رامپور خاص صدر مقام مین ۱۱۲۰ آبادی بڑھی۔ کل ریاست مین کمی بقدر ۱۹۱۸۲ لگی۔

ولایت مین پھر مشہور بہار لارڈ کرزن صاحب واپس گئے ہین اور آئندہ وائسرائے لارڈ کٹگون صاحب مقرر ہون گے۔

جنوبی افریقہ کی فوجون کے لئے ہند ڈیڑہ لاکھ کرتے بھی بھیجے گئے کل قیمت ۱۴ لاکھ روپیہ ہوگا۔

طاعونی نقشہ

تاریخ	مبتلائے طاعون	اموات طاعون	اموات کل امراض
۳ مارچ	۱۶۱	۱۹۷	۳۹۹
۴ / /	۱۳۰	۲۰۳	۴۰۴
۵ / /	۲۳۸	۱۷۳	۳۷۲
۶ / /	۱۲۰	۱۵۰	۲۹۰
۷ / /	۲۱۴	۱۸۲	۳۹۶
۸ / /	۱۹۷	۱۹۶	۳۷۰
۹ / /	۲۲۴	۱۵۳	۳۴۷

مطبع حمیدیہ واقع ... ہندی ازارمن حکیم محمد عبدالحمید فرخ دہلوی مالک و ایڈیٹر کے اہتمام سے چھپکر شائع ہوا